روزنامہ ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 29

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

بدھ 21 مئی 2003ء، 18 ربیع الاول 1424 ہجری۔ 21 ہجرت 1382 ہش جلد 53-88 نمبر 111

پہلی تخلیق

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُوْرِیْ

اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے جو چیز پیدا کی وہ میرا نور تھا

(شرح المواہب اللدنیہ ... جز 1 ص 27 دار المعرفہ بیروت-1993ء)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

وہ اعلیٰ درجہ کا نور جو انسان کو دیا گیا یعنی انسان کامل کو۔ وہ ملایک میں نہیں تھا۔ نجوم میں نہیں تھا۔ قمر میں نہیں تھا۔ آفتاب میں بھی نہیں تھا۔ وہ زمین کے سمندروں اور دریاؤں میں بھی نہیں تھا۔ وہ لعل اور یاقوت اور زمرّد اور الماس اور موتی میں بھی نہیں تھا۔ غرض وہ کسی چیز ارضی اور سماوی میں نہیں تھا صرف انسان میں تھا یعنی انسان کامل میں جس کا اتم اور اکمل اور اعلیٰ اور ارفع فرد ہمارے سید و مولیٰ سید الانبیاء سید الاحیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں سو وہ نور اس انسان کو دیا گیا اور حسب مراتب اس کے تمام ہمرنگوں کو بھی یعنے ان لوگوں کو بھی جو کسی قدر وہی رنگ رکھتے ہیں اور امانت سے مراد انسان کامل کے وہ تمام قویٰ اور عقل اور علم اور دل اور جان اور حواس اور خوف اور محبت اور عزت اور وجاہت اور جمیع نعماء روحانی و جسمانی ہیں جو خدا تعالیٰ انسان کامل کو عطا کرتا ہے اور پھر انسان کامل (۔) اس ساری امانت کو جناب الٰہی کو واپس دے دیتا ہے یعنی اس میں فانی ہو کر اس کی راہ میں وقف کر دیتا ہے (۔) اور یہ شان اعلیٰ اور اکمل اور اتم طور پر ہمارے سید ہمارے مولیٰ ہمارے ہادی نبی اُمّی صادق مصدوق محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں پائی جاتی تھی جیسا کہ خود خدا تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے (۔) یعنی ان کو کہہ دے کہ میری نماز اور میری پرستش میں جدوجہد اور میری قربانیاں اور میرا زندہ رہنا اور میرا مرنا سب خدا کے لئے اور اس کی راہ میں ہے۔ وہی خدا جو تمام عالموں کا رب ہے جس کا کوئی شریک نہیں اور مجھے اس بات کا حکم دیا گیا ہے اور میں اول المسلمین ہوں یعنی دنیا کی ابتدا سے اس کے اخیر تک میرے جیسا اور کوئی کامل انسان نہیں جو ایسا اعلیٰ درجہ کا فنا فی اللہ ہو۔ جو خدا تعالیٰ کی ساری امانتیں اس کو واپس دینے والا ہو۔

(آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد 5 ص 160)

مربی سلسلہ نائیجیریا مکرم عبدالرشید اغبولہ صاحب وفات پا گئے

نہایت افسوس سے اطلاع دی جاتی ہے کہ مربی سلسلہ نائیجیریا مکرم عبدالرشید اغبولہ صاحب (Agboola) مورخہ 13 مئی 2003ء کو کچھ عرصہ بیمار رہنے کے بعد بقضائے الٰہی بعمر 50 سال وفات پا گئے۔ آپ 3 مئی 1953ء کو نائیجیریا میں پیدا ہوئے اور 1973ء میں بیعت کی توفیق پائی۔ دینی علم کے شوق میں 20 دسمبر 1980ء کو جامعہ احمدیہ ربوہ میں داخل ہوئے۔ 1987ء میں شاہد کی ڈگری حاصل کی۔ ہر کلاس میں اچھے نمبروں میں کامیاب ہوتے رہے۔ بڑے مستعد اور محنتی طالب علم تھے۔ دوران تعلیم خدام الاحمدیہ مقامی میں بھی مختلف شعبہ جات میں خدمت کی توفیق پائی۔ جامعہ احمدیہ سے فراغت کے بعد واپس وطن تشریف لے گئے۔ نومبر 1987ء کو آپ کا تقرر بطور مربی نائیجیریا عمل میں آیا۔ نیز کچھ عرصہ آپ کو امیر و مربی انچارج نائیجیریا کے طور پر کام کرنے کا موقعہ ملا۔ نائیجیریا کے علاوہ آپ کو گیانا (جنوبی امریکہ) میں بھی کچھ عرصہ بطور مربی انچارج خدمت کرنے کی توفیق ملی۔ دسمبر 1991ء میں آپ کو

باقی صفحہ 7 پر

لینگویج انسٹیٹیوٹ واقفین نو میں داخلہ

لوکل انجمن احمدیہ ربوہ کے زیر انتظام لینگویج انسٹیٹیوٹ واقفین نو دارالرحمت وسطی ربوہ میں جرمن، عربی، فرانسیسی، سپینش اور چینی زبان کی مفت تدریس ہوتی ہے۔ نیز بچوں کی تربیت کی طرف خاص توجہ دی جاتی ہے۔ کلاسز ہفتہ میں تین دن (ہفتہ تا سوموار) بعد نماز عصر ہوتی ہیں۔ کلاسز کا دورانیہ قریباً ایک گھنٹہ ہوتا ہے۔ جو واقفین نو/واقفات مندرجہ بالا زبانوں میں سے کسی ایک زبان میں داخلہ لینا چاہتے ہیں۔ وہ مؤرخہ 24 مئی 2003ء بروز ہفتہ بوقت 5:30 بجے اپنے والد/سرپرست کے ساتھ بیت نصرت دارالرحمت وسطی میں تشریف لا کر انچارج ادارہ سے رابطہ کریں۔ واقفات کی عمر 11 سال سے زائد نہ ہو۔ جبکہ واقفین نو کیلئے عمر کی قید نہیں۔

(سیکرٹری وقف نو ربوہ)

تاریخ احمدیت منزل بہ منزل

دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

مرتبہ ابن رشید

1983ء ⑧

4 نومبر حضور نے خطبہ جمعہ میں جلسہ سالانہ کے مہمانوں کی خاطر عارضی بستر تیار کرنے کی تحریک کی اور طریق بھی بیان فرمایا نیز عارضی غسل خانے بنانے کی بھی ہدایت فرمائی۔

5,4 نومبر خدام الاحمدیہ ملائیشیا کا پہلا سالانہ اجتماع۔

6,5 نومبر خدام الاحمدیہ جاپان کی دوسری سالانہ تربیتی کلاس۔

10 نومبر صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے استقبالیہ سے حضور کا خطاب۔

11 نومبر حضور نے بیوت الحمد منصوبہ کے لئے ایک کروڑ روپے کی تحریک فرمائی۔

12 نومبر حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کے لندن میں دس سالہ قیام کے بعد مستقل پاکستان واپس جانے پر تقریب الوداع منعقد کی گئی۔

14 نومبر لجنہ اماء اللہ کی طرف سے استقبالیہ سے حضور کا خطاب۔

24 نومبر امرائے اضلاع پنجاب کی جانب سے استقبالیہ سے حضور کا خطاب۔

25 تا 27 نومبر جنوبی امریکہ (ٹرینیڈاڈ + سرینام) کی جماعتوں کا 8واں جلسہ سالانہ۔

25 تا 27 نومبر تنزانیہ کے 2 ریجنز مورو گورو اور ارنگا کے صوبائی جلسہ ہائے سالانہ۔

نومبر خلافت لائبریری ربوہ میں دو جدید مشینیں لائی گئیں۔ ایک لیمینیشن اور دوسرے فوٹوسٹیٹ مشین۔ ان سے سلسلہ کے قدیم لٹریچر کو محفوظ کرنے کا کام شروع کیا گیا۔

دسمبر ماہنامہ ریویو آف ریلیجنز ربوہ لندن اور انڈونیشیا سے 11 ہزار کی تعداد میں شائع کر دیا گیا۔

2 دسمبر سلسلہ کے قدیم مخلص خادم میاں غلام محمد صاحب اختر سابق ناظر اعلیٰ ثانی کی وفات بعمر 82 سال۔

2 دسمبر حضور نے صفات الٰہیہ کی روشنی میں اخلاق کے موضوع پر خطبات کا سلسلہ شروع فرمایا۔

7 تا 9 دسمبر غانا کی دوسری قومی مذہبی کانفرنس میں جماعت احمدیہ کی نمائندگی اور شمولیت۔

14 تا 17 دسمبر سیرالیون کے زرعی میلہ میں جماعت کا سٹال۔

15 دسمبر مجلس انصار اللہ مقامی کے دفتر کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔

16 دسمبر حضور نے بدرسوم کے خلاف جہاد کی تحریک فرمائی۔

16 تا 18 دسمبر کینیا کا 9واں جلسہ سالانہ۔

18 تا 20 دسمبر جلسہ سالانہ قادیان۔ حاضری 3815

24 تا 26 دسمبر نائیجیریا کا جلسہ سالانہ۔ حاضری 10 ہزار۔

24 تا 30 دسمبر جرمنی میں 3 مقامات پر تربیتی کلاسز۔ 157 طلبہ و طالبات کی شرکت۔

25 دسمبر فلورد بوتی سرینام کی بیت الذکر کا سنگ بنیاد۔

تو رحمت اتم ہے

اے جانے والے پیارے روتے ہیں غم کے مارے
محزوں ہیں دل ہمارے ہر شخص رو رہا ہے

گو اشک بہہ رہے ہیں دل غم سے پھٹ رہا ہے
راضی ہیں ہم اسی میں جس میں تری رضا ہے

"میں دل کی کیا سناؤں کس کو یہ غم بتاؤں"
پھوٹا ہے غم جو دل سے حرفوں میں ڈھل گیا ہے

بندے ہیں جس خدا کے اس پہ ہی جاں فدا ہے
سب سے ہے جو پیارا اس نے بلا لیا ہے

"تو ہے جو پالتا ہے ہر دم سنبھالتا ہے
غم سے نکالتا ہے دردوں کو ٹالتا ہے"

"باقی وہی ہمیشہ غیر اس کے سب ہیں فانی"
غیروں سے دل لگانا جھوٹی یہ سب کتھا ہے

"تیرا یہ سب کرم ہے تو رحمت اتم ہے"
طاہر لیا جو تو نے مسرور دے دیا ہے

مسرور ہو گئے دل مسرور مل گیا ہے
جس نے دیا تھا طاہر اس کی ہی یہ عطا ہے

مقصود الحق

پبلشر آغا سیف اللہ' پرنٹر قاضی منیر احمد) مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

دین میں خلافت کا تصور۔ قرآن اور تاریخ مذہب کی روشنی میں

اللہ تعالیٰ کے پہلے اور اصل اور حقیقی خلیفہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی مجلس عرفان سے انتخاب

آپ خلافت کے انسٹی ٹیوشن (INSTITUTION) کے بارے میں کچھ جاننا چاہتے ہیں؟ اگر آپ کا مطلب یہی ہے تو میں آپ کو بتاتا ہوں کہ خلافت کا لفظ قرآن کریم میں بہت وسیع معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ خلافت کے معنی نیابت کے ہیں۔ خلیفہ کا مطلب ہے کسی کا نائب۔ اپنے اختیارات کا منبع وہ خود نہیں ہوتا بلکہ اس سے بالاتر وہ ذات ہوتی ہے جس کی نمائندگی وہ کرتا ہے اور پورے اخلاص اور وفاداری سے اس تعلق نیابت کو نبھاتا ہے یہ ہے خلافت کا تصور۔

خلیفہ کا لفظ قرآن کریم میں شروع میں ہی استعمال ہوا ہے۔ قرآن کریم بتاتا ہے کہ اللہ نے تخلیق کائنات سے پہلے ہی فرشتوں کو بتایا کہ اللہ نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ زمین پر اپنا ایک خلیفہ یا نائب بنائے گا۔ اس طریق سے زندگی کا سارا راز ظاہر کرنا مقصود تھا یا یوں کہیں کہ عنقریب ظاہر کیا جانے والا تھا۔ قرآن کریم بتاتا ہے کہ جب اللہ نے یہ کہا تو فرشتوں نے اللہ تعالیٰ سے عرض کیا اے خدا! تو یہ کیا کرنے والا ہے؟ کیونکہ اگر تو نے ایسا کیا تو تو اس کے ذریعہ سے خونریزی، تباہی اور انتشار کا راستہ کھول دے گا تیرے نام پر لڑائیاں لڑی جائیں گی اور اسی طرح کی دیگر باتیں ظہور میں آئیں گی۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں جواب دیا تم ان چیزوں کے بارے میں باتیں کر رہے ہو جو تم نہیں جانتے۔ چنانچہ قرآن مجید کی رو سے اللہ تعالیٰ نے اپنی صورت پر اپنا خلیفہ پیدا کیا۔ مادی وجود کے ساتھ نہیں بلکہ اپنی ذات کے ایک مظہر کے طور پر علم اور ارادہ الٰہی میں یہ تخلیق نامعلوم زمانہ میں معرض وجود میں آئی۔ اس کے بعد اللہ نے اپنے نائب کو بہت سی باتیں سکھائیں جن کو قرآن کریم اسماء یا صفات قرار دیتا ہے۔ اور ہم بطور ایک احمدی کے یہ تشریح کرتے ہیں کہ وہ اللہ کی صفات تھیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنی بہترین مخلوق یعنی انسان اور انسانوں میں سے بہترین انسان اپنے خلیفہ کو سکھائیں۔ جب اللہ نے ایسا کیا، قرآن کریم بتاتا ہے کہ اس نے فرشتوں کو بلایا اور ان سے صفات الٰہیہ دریافت کیں۔ وہ محض چند صفات سے واقف تھے اور اس سے آگے نہ جا سکتے تھے لیکن اس انسان نے جو تخلیق کیا جانے والا تھا اور ابھی اپنی تصویری شکل میں تھا اللہ تعالیٰ کی ان صفات کو گننا شروع کر دیا جن کو فرشتے جانتے بھی نہ تھے بلکہ خیال میں بھی نہ لا سکتے تھے۔ قرآن کریم بتاتا ہے کہ جب ایسا ہوا تو وہ سب کے سب اللہ کے حضور جھک گئے۔ انہوں نے اپنی لاعلمی کا اعتراف کیا اور کہا اے اللہ تعالیٰ تو ہی حکیم و خبیر ہے اور تو ہی جانتا ہے کہ کیا کرنا ہے۔

ہم اس سے یہ سمجھتے ہیں کہ یہ خلافت اور انسانی پیدائش ہر دو کی فلاسفی بیان کرنے کے لئے ایک تمثیلی اظہار بیان ہے۔ آپ یوں سمجھئے کہ جب تک کسی شخص کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی کام کے لئے خاص صلاحیتیں نہ دی جائیں وہ شخص ایسا کام نہیں کر سکتا۔ نہ صرف یہ بلکہ وہ اس کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا۔ فرشتے گناہ نہیں کر سکتے۔ فرشتوں کو خوراک کی ضرورت نہیں۔ کپڑوں کی ضرورت نہیں اور اسی لئے اللہ تعالیٰ کی دیگر بعض صفات کے اظہار کی ضرورت نہیں مثلاً رحم، بخشش وغیرہ وغیرہ۔ اسی طرح دیگر انسانی ضروریات ان کی نشوونما اور تربیت اور دوسروں کے بارے میں سوچ وغیرہ اللہ تعالیٰ کی یہ ساری صفات فرشتوں میں موجود نہیں۔ چنانچہ اللہ نے آدم کو جو سکھایا اور جو بعد میں تصویری شکل میں فرشتوں کے سامنے پیش کیا گیا اور اس کے نتیجے میں جو بات ہوئی اس کا منشاء یہ تھا کہ فرشتوں کو بتایا جائے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے تصور کی حد سے بھی بہت زیادہ عظمت رکھتا ہے اگرچہ تم (فرشتے) ایک خاص کام کو کرنے کیلئے کافی ہو۔ لیکن اللہ کی ذات تو وراء الوراء ہے اور اس کی صفات لامحدود ہیں اللہ اپنی نئی مخلوق کے ذریعے اپنی نئی قدرتوں کا اظہار کرتا رہتا ہے اور اس نئے اظہار کے بعد بھی وہ بدستور لامحدود صفات کا مالک رہتا ہے۔ ہوتا یہ ہے کہ نئی مخلوق کے سامنے آنے سے اللہ کی ذات اور صفات کے ادراک کے نئے دروازے کھلتے ہیں اور یوں لگتا ہے کہ جیسے اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات کے نئے ادراک کے ساتھ ساتھ اس کی ذات اور صفات وسعت پذیر ہو رہی ہیں۔ یہ وہ تمثیلی منظر ہے جسے قرآن کریم نے اس پیغام کے ذریعہ واضح کیا ہے۔

چنانچہ ارتقائی منازل کی آخری چوٹی پر پہنچا ہوا یہ کامل وجود اللہ تعالیٰ نے تخلیق فرمایا یہ قرآن کریم کی اصطلاح میں خلیفہ کہلاتا ہے یعنی ایک ایسا شخص جس پر اللہ تعالیٰ اس کی صلاحیت کے مطابق اپنی قدرت کے راز کھولتا ہے اور اب ہم اس سے یہ سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو تخلیق کرتے وقت یہ صلاحیت عطا کی کہ وہ ذات باری کو فرشتوں یا دیگر مخلوقات کی نسبت زیادہ وسیع معنوں میں سمجھ سکے۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ذات باری کا جو ادراک ہمیں حاصل ہے خدا کی تمام تر ذات بس وہی کچھ ہے اس ضمن میں بہت وسیع اور لامحدود امکانات اس امر کے بھی موجود ہیں کہ اللہ تعالیٰ کسی وقت اور زمانہ میں بعض نئی صلاحیتوں کی حامل کوئی نئی مخلوق پیدا فرمائے اور ان صلاحیتوں کا اسی طرح ہم تصور بھی نہ کر سکیں۔ جس طرح فرشتے ان صلاحیتوں کا اندازہ نہ کر سکے جو انسان کو عطا کی گئیں۔

اب میں اس صورت حال کو انسانی سطح کے مطابق سمجھانے کی کوشش کرتا ہوں۔ جن لوگوں کو بینائی حاصل نہیں اور جنہیں صرف چار حواس ہی عطا کئے گئے ان کے ہی معاملہ کو لیجئے آپ جتنی مرضی کوشش کریں۔ جس جس طرح چاہیں وضاحت کریں اور بتائیں کہ روشنی کیا ہوتی ہے اور کیسے کیسے منظر اس کے طفیل نظر آتے ہیں۔ یہ ناممکن ہے کہ آپ کسی پیدائشی نابینا کو سمجھا سکیں کہ آپ کیا کہہ رہے ہیں جو لوگ سن بھی نہیں سکتے اور دیکھ بھی نہیں سکتے جن کے صرف تین حواس باقی رہ جاتے ہیں وہ ایک محدود سطح سے زیادہ کسی باہر کی چیز کا ادراک نہیں کر سکتے اسی نسبت سے ان کا خدا (یا خدا کے متعلق ان کا تصور) محدود ہو کر رہ جائے گا۔ اس لئے ہم اللہ کی تخلیق پر کوئی حد کیوں عائد کریں؟ ہم یہ کیوں سوچیں کہ اللہ ہمیں چھ حواس یا نو حواس یا ایک سو یا ایک ہزار حواس نہیں دے سکتا تھا وہ خالق ہے۔ وہ جو چاہے کر سکتا ہے لیکن ہم مزید حواس کا تصور نہیں کر سکتے کیونکہ ہم کو شروع سے ہی ایسی صلاحیتیں نہیں ملیں۔ پس یہ وہ بنیادی حقیقت ہے جو قرآن کریم ہمیں سمجھانا چاہتا ہے خداتعالیٰ کی ذات لامحدود ہے۔ اس نے ہمیں یہ امر ذہن نشین کرایا ہے کہ دیکھو فرشتوں کی طرح نہ کرنا اور میری طاقتوں کو محدود سمجھنے کی کوشش نہ کرنا۔ اگر تم نے ویسا ہی کیا اور میری طاقتوں کو ان حواس کی حد تک محدود سمجھنے لگ گئے جو میں نے تمہیں عطا کئے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ تم نے مجھے پہچانا ہی نہیں۔ حقیقی خلیفہ وہ ہے جو اپنی تمام تر عاجزی کا پورا پورا احساس رکھتے ہوئے خداتعالیٰ کی وراء الوراء ہستی کو پہچانے اور اس کی معرفت حاصل کرے۔ وہ اپنی محدود صلاحیتوں کو اور خداتعالیٰ کی غیر محدود طاقتوں کو جانتا ہو۔ اس سے ہماری مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود باجود ہے۔ جو نبیوں میں سب سے آخر میں آنے والے تھے۔ ان پر اللہ تعالیٰ اپنی ان تمام تر صفات کے ساتھ ظاہر ہوا جن کو وہ انسان پر ظاہر کرنے کا ارادہ رکھتا تھا۔

اب یہ ایک دعویٰ ہے بہت بڑا دعویٰ! عیسائی کہہ سکتے ہیں کہ نہیں! اللہ تعالیٰ زیادہ وسعت کے ساتھ عیسائیوں پر یا عیسیٰ پر ظاہر ہوا۔ یا ہندو یہ دعویٰ کر سکتے ہیں کہ اللہ کرشنا پر زیادہ وسعت کے ساتھ ظاہر ہوا۔ وغیرہ وغیرہ۔ اس طرح سے ایک بحث شروع ہو سکتی ہے۔ ہر شخص یہ دعویٰ کر سکتا ہے کہ اس کے مذہب کا بانی ہی زمین پر سچا اور حقیقی خلیفہ ہے۔ اب دین اس کی تردید نہیں کرتا۔ دین ایک حسین مذہب ہے جس میں کائنات اور زندگی کا بنیادی راز اپنی تمام تر صداقتوں کے ساتھ سمویا ہوا ہے۔ دین یہ نہیں کہتا کہ واحد خلیفہ جو زمین پر ظاہر ہوئے وہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہی تھے بلکہ دین یہ کہتا ہے کہ ہر وہ شخص جس نے انسانی تاریخ کے کسی بھی مرحلے پر اللہ تعالیٰ کی نمائندگی کی چاہے اس کا پیغام کتنا ہی محدود نوعیت کا تھا۔ وہ اس زمین پر ایک خلیفہ ہے اور اس کو اسی کام کے لئے بھیجا گیا ہے۔ یہ لفظ ''خلیفہ'' کا وہ پہلا مطلب ہے جو ہم قرآن کریم سے سمجھتے ہیں لیکن جب ہم اس پہلے واقعے کی طرف لوٹتے ہیں جس کا میں نے شروع میں ذکر کیا ہے اس وقت ہم بحیثیت احمدی اس کی یہ توجیہہ کرتے ہیں کہ زمین پر سچا حقیقی، آخری اور سب سے کامل ترین خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہونا تھا اور آپؐ ہی وہ کامل ترین انسان ہیں۔ ہم اس کو اپنے طریق پر ثابت بھی کر سکتے ہیں۔ لیکن یہ وقت نہیں کہ اس بحث میں پڑا جائے کہ یہ بڑی طویل اور وسیع بحث ہے۔

اب میں خلیفہ کے دوسرے معنوں کی طرف آتا ہوں۔ ''خلیفہ'' کے دوسرے معنی ان معنوں سے ہی نکلے ہیں۔ جو ابھی میں نے بیان کئے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ پہلا شخص جس کو اللہ زمین پر اپنا خلیفہ بناتا ہے جب وہ فوت ہو جاتا ہے تو اس کی جسمانی وفات کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ اس کا پیغام بھی ساتھ ہی مر جائے۔ اس پیغام کو آگے پہنچانا ہوتا ہے۔ حتیٰ کہ وہ وقت آ جاتا ہے جب انسانوں کے ہاتھوں یہ پیغام مکمل طور پر خراب اور آلودہ ہو جاتا ہے اور اتنا بگڑ جاتا ہے کہ پھر عالم

باقی صفحہ 4 پر

برکات خلافت کے ذاتی مشاہدات

محترم مولانا محمد اسماعیل منیر صاحب

اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام قرآن مجید میں مومنوں سے خلافت کا وعدہ فرمایا ہے (سورہ نور) اور فرمایا کہ خلفاء کے ذریعہ تمکین دین کا کام ہوگا اور اس راہ میں جو خوف پیدا ہونگے ان کے دور کرنے کا بھی وہ باعث ہونگے۔ اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے خلافت احمدیہ کو قائم فرمایا اور صدی بھر ہم نے دونوں قسم کے نشان بار بار دیکھے جماعتی سطح پر بھی اور اپنی ذات میں انفرادی طور پر بھی آج عاجز چند مشاہدات کا ذکر کرنا چاہتا ہے۔ وباللّٰہ التوفیق

واقفین کا سلسلہ

عاجز نے 1944ء میں میٹرک اسلامیہ ہائی سکول گوجرانوالہ سے 713 نمبر لے کر پاس کیا تو ہمارے سکول کے ہیڈ ماسٹر صوفی جمال اللہ صاحب نے ترغیب دی کہ میڈیکل میں داخلہ لوں سرکاری وظیفہ بھی مل جائے گا مگر عاجز حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا الفضل سے ایک خطبہ پڑھ کر اپنے وقف کا کارڈ لکھ چکا تھا۔ نتیجہ نکلنے پر انچارج تحریک جدید (مولوی عبدالرحمان صاحب انور) نے انٹرویو کے لئے قادیان بلایا۔ قادیان جاتے وقت امرتسر کے ریلوے سٹیشن پر ایک اور واقف زندگی سید عزیز احمد صاحب آف جہلم سے ملاقات ہوگئی چنانچہ ہم دونوں کا انٹرویو ایک ہی دن حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے قصر خلافت کے برآمدہ میں کیا۔ ہم اپنی خوش قسمتی پر نازاں تھے کہ حضور سے بالمشافہ ہماری زندگی کی پہلی ملاقات تھی۔ حضور نے ہمارا کھڑے ہوکر استقبال فرمایا آپ مئی کی گرمی میں سفید ململ کی قمیض اور سفید شلوار میں ملبوس تھے چہرے پر مسکراہٹ۔ گفتگو میں پیار اور شفقت حضور نے چند باتیں پوچھیں اور انور صاحب کو ہدایت فرمائی کہ ہمیں جامعہ احمدیہ کی سپیشل میٹرک کلاس میں داخل کروایا جائے (یاد رہے کہ یہ کلاس اسی سال پہلی مرتبہ حضور کے ارشاد پر جامعہ احمدیہ میں کھولی جارہی تھی تا میٹرک پاس طلبہ کو داخل کیا جائے) کمرے کے سادہ ماحول اور حضور کی سادگی اور پیار ومحبت کے سلوک نے ایسا جادو کیا کہ ہم وہیں کے ہو رہے اور میڈیکل میں داخلہ بھول ہی گئے جس کے لئے میرے ماموں صوبیدار محمد حسن صاحب نے مجھے ایک سو روپے بھی بھجوا رکھے تھے۔ حضور نے ہمارا وقف قبول فرمایا اور اس کے بعد میرے خاندان میں سے اب تک 25 کے قریب واقفین کو احمدیت کی خدمت کی توفیق مل رہی ہے۔ اسی فہرست کو دیکھ کر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے 1997ء کے جلسہ سالانہ لندن میں ملاقات کے دوران فرمایا کہ آپ کا خاندان تو واقفین اور مربیان کا خاندان ہے۔ الحمدللہ۔

غیر متوقع مدد

جامعہ احمدیہ کے چھ سالوں میں مولوی فاضل اور مربیان کلاس کے امتحانات پاس کر کے وکالت تبشیر تحریک جدید میں آ گیا تو میری تعیناتی سری لنکا کے لئے ہوگئی۔ 1951ء میں روانگی سے قبل ملاقات کے لئے حضور کی خدمت میں کچے مکانوں میں حاضر ہوا (جو آج کل کے چوک اماں جان کے قرب میں تھے) تو حضور نے سری لنکا میں تحریک جدید کے نئے مشن کھولنے کی وجوہات بیان فرمائیں اور وہاں کی چھوٹی سی جماعت کو پیش آمدہ بے شمار مشکلات گنوا دیں جن کو سن کر عاجز حیران ہی نہیں بلکہ ڈر گیا کہ میرے جیسا میدان عمل میں پہلی دفعہ جانے والا ناتجربہ کار ان مشکلات پر کیسے قابو پائے گا جب کہ وہاں کی زبان آتی ہے اور نہ ہی وہاں کے دیگر حالات سے واقفیت ہے میرے دل میں یہ خیالات آ ہی رہے تھے کہ ملاقات ختم کر کے حضور نے معانقہ کا شرف بخشا اور مصافحہ کے لئے ہاتھ ملایا۔ ہاتھ ملاتے ہی حضور کے ہاتھ سے بجلی کی سی ایک رو میرے ہاتھ میں منتقل ہوئی اور میں لڑکھڑا سا گیا مگر میرا ہاتھ حضور کے مضبوط ہاتھ میں تھا جس نے مجھے گرنے سے بچا لیا بس وہ دن اور آج کا دن نصف صدی گزر گئی ہے مجھے کبھی مشکل کا کبھی خوف محسوس نہیں ہوا ہر مشکل اور مصیبت کے وقت وہی کیفیت میرا حوصلہ بڑھاتی رہی ہے اور جماعتی اور ذاتی معاملات میں کامیابی حاصل کرنے کا باعث بنتی رہی ہے۔ مثلاً سری لنکا کی اکثریت کی زبان سنہلیز (Sinhalese) میں دینی لٹریچر ناپید تھا جس کے لئے خاکسار نے بہت جدوجہد کی مگر کوئی راستہ کھلتا نظر نہ آتا تھا تو اللہ تعالیٰ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کو کشف میں بتایا کہ ہمارا لٹریچر سنہلیز زبان میں شائع ہوا ہے جو بہت کامیاب ہو رہا ہے۔ اس کشف کا الفضل میں چھپنا تھا کہ خدا تعالیٰ کے فرشتوں نے بھی یہ تحریک چلا دی اور ڈاکٹر سلیمان صاحب (جو ہماری جماعت میں داخل بھی نہ تھے) نے اس زبان میں پہلی کتاب ''ہمارا رسول'' شائع کروا دی جس پر ان کی خوب مخالفت ہوئی اور قتل کی دھمکیاں بھی دی گئیں مگر ان کی پرواہ نہ کرتے ڈاکٹر سلیمان صاحب کی بیگم نے اس زبان میں دوسری کتاب ''اسلامی اصول کی فلاسفی'' شائع کروائی۔ جس کا تعارف اس زمانہ کے وزیراعظم نے لکھا اور وہ بہت خوش ہوئے۔

(تفصیلات الفضل میں شائع شدہ ہیں)

نشان فتح نمایاں

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے زمانہ میں عاجز باہر جانے والا پہلا مربی تھا حضور نے دعاؤں سے رخصت کیا اور جلدی ہی اللہ تعالیٰ نے حضور کو خوشخبری دی کہ اللہ تعالیٰ جماعت کی کامیابی کے سلسلہ میں نشان فتح نمایاں ظاہر فرمائے گا۔ جس کا مشاہدہ ہم نے ماریشس کے جشن آزادی کے موقع پر 1967ء میں کیا۔ اس کی تفصیل حضور نے مجلس مشاورت 1967ء کے موقع پر دوستوں کو سنائی جو الفضل میں کچھ عرصہ قبل دوبارہ بھی شائع ہوئی ہے۔

حضور کی برکت کا مشاہدہ مجھے ذاتی طور پر بھی کئی بار ہوا میرے بڑے بیٹے محمد داؤد صاحب منیر (حال ہیوسٹن امریکہ) نے تعلیم الاسلام کالج ربوہ سے B.A کا امتحان پاس کیا تو عربی میں سب سے زیادہ نمبر لئے جس پر صوفی بشارت الرحمان صاحب پرنسپل کالج نے اس کا داخلہ ایم اے عربی میں کر دیا مگر عزیزم نے اپنا نتیجہ حضور کی خدمت میں بغرض رہنمائی بھجوایا ہوا تھا حضور نے دوسرے مضمون اکنامکس پر نشان لگا دیا عاجز ان دنوں نصرت جہاں کا سیکرٹری تھا اور ڈاک پیش کرنے کے لئے ہر روز حاضر ہوتا تھا عزیزم کا نشان شدہ نتیجہ حضور کی خدمت میں پیش کر کے عاجز نے رہنمائی طلب کی کہ اکنامکس کے لئے لاہور میں داخلہ لینا ہوگا اور وہاں کے اخراجات کا متحمل میرا الاؤنس تو نہیں ہو سکے گا حضور نے میری طرف توجہ فرمائی اور فرمایا کہ ''کیا خدا پر توکل نہیں'' حضور کی توجہ نے میری مشکل کو فوراً حل کر دیا اور غیب سے ایسے سامان فراہم فرمائے کہ عزیزم نے گھر سے کچھ لئے بغیر M.A کیا اور اب امریکہ میں MBA کر کے جماعتی خدمات میں بھی رواں دواں ہے۔

بقعہ نور کوٹھڑی

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے زمانہ میں تو وہی نظارے ہم نے دیکھے جو حضرت اقدس مسیح موعود کے زمانہ میں ایک صدی پہلے گزرے تھے حضرت اقدس مسیح موعود کی ایک صدی قبل کی پیشگوئیاں اور الہامات معین وقت پر پورے ہونے کے نظارے ہر سال جلسہ سالانہ پر ہم مشاہدہ کرتے ہیں۔

احمدیہ دنیا اور ہمارے خاندان نے تو خصوصی طور پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی اسیران راہ مولیٰ کے بارے میں نظم کے حرف حرف کو پورا ہوتے مشاہدہ کیا کہ ان اسیران راہ مولیٰ میں میرا چھوٹا بیٹا محمد الیاس صاحب منیر مربی سلسلہ ساہیوال بھی پھانسی کا سزا یافتہ تھا۔

واقعی ایسا ہوا جنرل ضیاء الحق نے بار بار موت کی سزا پر عمل درآمد کی سعی کی مگر اللہ تعالیٰ نے اسے ناکام کیا اور عزیزم الیاس منیر کو کال کوٹھڑی (جس کا نام حضور نے بقعہ نور کوٹھڑی تجویز کیا تھا) سے نکال کر حضور کے کشفی نظاروں کے مطابق 1996ء کے جلسہ سالانہ اسلام آباد (UK) پر حضور سے ملوایا اس شاندار نظارہ کو ساری دنیا نے MTA پر دیکھا۔

بیعت ضروری ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے فرمایا:

بیعت ضروری ہے اور یہ سنت ہے جس کو ہم نے بہر حال زندہ اور قائم رکھنا ہے اور اس لئے ضروری ہے کہ بیعت کے الفاظ سے اس تجدید کے وقت جب کہ دل خاص درد کی حالت میں مبتلا ہوتے ہیں ایک نئی زندگی ملتی ہے، ایک نئی روح ملتی ہے۔ یہ وقت احیائے نو کا ہے۔ اس وقت کی قدر کریں اور اس کو ہاتھ سے جانے نہ دیں۔

میں اپنے اندر ایک بات محسوس کر رہا ہوں۔ مجھے یوں لگا کہ میں کل مر چکا ہوں اور ایک نیا وجود پیدا ہوا ہے۔ اور میری دعا ہے کہ ان معنوں میں ایک قیامت برپا ہو جائے اور گھر گھر میں نئے وجود پیدا ہوں۔

(روزنامہ الفضل 22 جون 82ء)

بقیہ صفحہ 3

انسانیت کے لئے اس کا کوئی فائدہ باقی نہیں رہتا۔ اس وقت تک اس پیغام کا تسلسل برقرار رکھنے اور اللہ تعالیٰ کی نیابت جاری رکھنے کے لئے ایک اور طریق کار کا وضع ہونا ناگزیر ہوتا ہے۔ چنانچہ خلیفہ کے دوسرے معنی یہ ہوئے کہ وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کے نمائندوں کی نمائندگی کرتا ہے اور اس طرح سے ایسے خاص افراد کا ایک سلسلہ قائم ہو جاتا ہے جو باری باری آتے ہیں اور پہلے خلیفہ یعنی رسول کی نمائندگی کرتے جاتے ہیں۔ گو وہ خود رسول نہیں ہوتے۔ وہ صرف حقیقی نمائندے ہوتے ہیں اور پہلے خلیفہ جو نبی ہوتا ہے اس کی تعلیمات کے دائرے سے باہر نہیں جاتے یہ وہ خلیفہ ہیں جو نبی کے بعد آتے اور اس کی نمائندگی کرتے ہیں۔

جماعت احمدیہ کے عقیدہ کی رو سے پہلے اور اصل خلیفہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ خلافت کا دوسرا سلسلہ آپؐ کی وفات کے بعد جاری ہوا جو کچھ عرصہ تک جاری رہا اور پھر اس نمائندگی سے نوع انسانی محروم ہوگئی۔ اس سے میری مراد خلافت راشدہ ہے اس کے بعد خلافت کی مختلف شکلیں بنتی گئیں لیکن کسی کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا براہ راست حقیقی نمائندہ ہونے کا شرف حاصل نہ تھا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ فیصلہ فرمایا کہ خلافت کا سلسلہ زمین پر دوبارہ شروع کیا جائے۔

(الفضل خلافت نمبر 1983ء)

محمد انور صاحب

متحدہ عرب امارات

UNITED ARAB EMIRATES

سات ریاستوں کے اتحاد سے وجود میں آنے والے ملک کا نام ''متحدہ عرب امارات'' ہے۔ان سات ریاستوں کا اتحاد 2 دسمبر 1971ء کو ہوا۔ان ریاستوں میں۔شارجہ۔دوبئی۔فجیرہ۔راس الخیمہ۔ام القوین، عجمان اور ابوظہبی شامل ہیں ملک کا صدر مقام (Capital) ابوظہبی ہے۔قومی زبان عربی ہے،ملکی کرنسی کا نام ''درھم'' ہے قومی نشان ''شاہین'' ہے اور قومی کھیل فٹ بال ہے۔ امارات کے صدر شیخ زید بن سلطان النہیان ہیں متحدہ عرب امارات کا کل رقبہ 77700 کلومیٹر ہے کل آبادی تقریباً 30 لاکھ ہے:۔

2/دسمبر 2002ء کو متحدہ عرب امارات کی اکتیسویں سالگرہ منائی گئی۔ ایک پریس ریلیز کے مطابق اس وقت ملک کی 85 فیصد آبادی غیر ملکیوں پر مشتمل ہے۔ جو دنیا کے مختلف ممالک سے امارات میں بسلسلہ روزگار مقیم ہیں۔ 2 دسمبر 2002ء کو امارات کے پریذیڈنٹ شیخ زید بن سلطان النہیان نے ملک کی اکتیسویں سالگرہ کے موقع پر اپنے پیغام میں کہا کہ ''غیر ملکیوں کی بڑھتی ہوئی آبادی سے ملکی تشخص کو خطرہ لاحق ہے۔آپ نے آبادی کے اس عدم توازن کو درست کرنے کے لئے اقدامات کا اعلان کیا۔ دنیا بھر کے مختلف ممالک سے تعلق رکھنے والے لوگ امارات میں بسلسلہ روزگار مقیم ہیں۔ ان میں زیادہ لوگوں کا تعلق۔انڈیا۔پاکستان۔بنگلہ دیش۔فلپائن۔ صومالیہ۔سوڈان۔مصر۔لبنان وغیرہ کے ممالک سے ہے۔ بازار میں ہر ملک کے افراد کے ذوق کے مطابق ہوٹل موجود ہیں۔ ان میں پاکستانی کھانے۔انڈین کھانے۔چائنیز کھانے لبنانی اور عربی کھانے وغیرہ ہر وقت دستیاب رہتے ہیں۔ دنیا بھر کی تجارتی منڈیوں میں ''امارات'' بھی شامل ہے۔تمام تجارتی اشیاء دنیا کے مختلف ممالک سے یہاں خرید وفروخت کے لئے لائی جاتی ہیں۔ہر سال ایک بڑا تجارتی، صنعتی اور ثقافتی میلہ دوبئی میں منعقد ہوتا ہے۔جس کا نام `Dubai "Shopping. Festival,, مھرجان دوبئی للتسوق '' ہے۔اس میلہ کو دیکھنے اور خریداری کرنے کے لئے دنیا بھر کے لوگ ''دوبئی'' متحدہ عرب امارات میں بڑے ذوق وشوق سے آتے ہیں۔اس موقع پر غیر ملکی سیاحوں کا ہجوم نظر آتا ہے۔ اس میلہ میں دنیا بھر کے صنعتی ثقافتی اور تجارتی اشیاء کی نمائش ہوتی ہے۔ ہر ملک کی اشیاء کا الگ الگ اسٹال لگایا جاتا ہے ان میں پاکستانی مصنوعات۔ایرانی مصنوعات۔سعودی مصنوعات۔جاپانی مصنوعات۔چائنیز مصنوعات۔ انڈین مصنوعات۔ امریکن مصنوعات وغیرہ وغیرہ شامل ہیں۔دنیا بھر کے لوگ اس نمائشی میلہ کو نہ صرف دیکھتے ہیں بلکہ خریداری بھی کرتے ہیں۔

اس میلہ کے موقع پر سیکورٹی کا خصوصی اہتمام ہوتا ہے اس میلہ میں مختلف ممالک کے ثقافتی اور فنی پروگرام بھی دکھائے جاتے ہیں۔دوبئی ٹی وی سے دنیا بھر میں اس میلہ کو براہ راست دکھایا جاتا ہے۔متحدہ عرب امارات کی ترقی میں ہر شعبہ اور ہر ملکی ادارہ ایک فعال کردار ادا کر رہا ہے۔تعلیم کے لئے مختلف ممالک کے طلباء کے لئے ان کے معیار کے مطابق مختلف اسکولز اور کالج ہیں۔ ان میں عربی سکول۔ پاکستانی سکول۔ انڈین سکول۔ برٹش سکول۔ امریکن سکول وغیرہ شامل ہیں۔ شعبہ صحت بھی بہت فعال ہے! مختلف ممالک کے لوگوں کے لئے مختلف ہسپتال قائم ہیں۔یہاں تمام ہسپتالوں میں ''ایمرجنسی'' ابتدائی طبی امداد بالکل فری ہے تمام ہسپتالوں میں جدید قسم کے طبی اور جراحی آلات موجود ہیں۔امارات میں آنے والے ہر فرد کا جو بسلسلہ روزگار آتا ہے بلڈ ٹیسٹ Blood Test ضروری ہے۔یہاں کا ٹریفک کا نظام بھی ایک آئیڈیل،مثالی نظام ہے۔یہاں ڈرائیونگ کے لئے ڈرائیونگ سکول سے ٹریننگ حاصل کرنا ہوتی ہے! اس کے بعد ٹریفک پولیس ڈرائیونگ ٹیسٹ لیتی ہے۔ کامیابی کی صورت میں لائسنس جاری کیا جاتا ہے۔ گاڑیوں کی اسپیڈ کو چیک کرنے کے لئے سڑکوں پر کیمرے نصب ہیں یا مقررہ رفتار سے زائد سپیڈ میں گاڑی چلنے کی صورت میں کیمرہ گاڑی کی تصویر اور نمبر محفوظ کر لیتا ہے۔

یہاں کی سڑکیں برقی قمقموں کی روشنی سے جگمگاتی نظر آتی ہیں۔سڑکوں کے اردگرد کھجوروں کے درخت پھولوں اور سبزہ کے دلکش نظارے بھی دکھائی دیتے ہیں۔موٹر وے سے ملتی جلتی سڑکیں ہیں جن کے ذریعہ ریاستوں کا آپس میں رابطہ رہتا ہے۔سفر

باقی صفحہ 6 پر

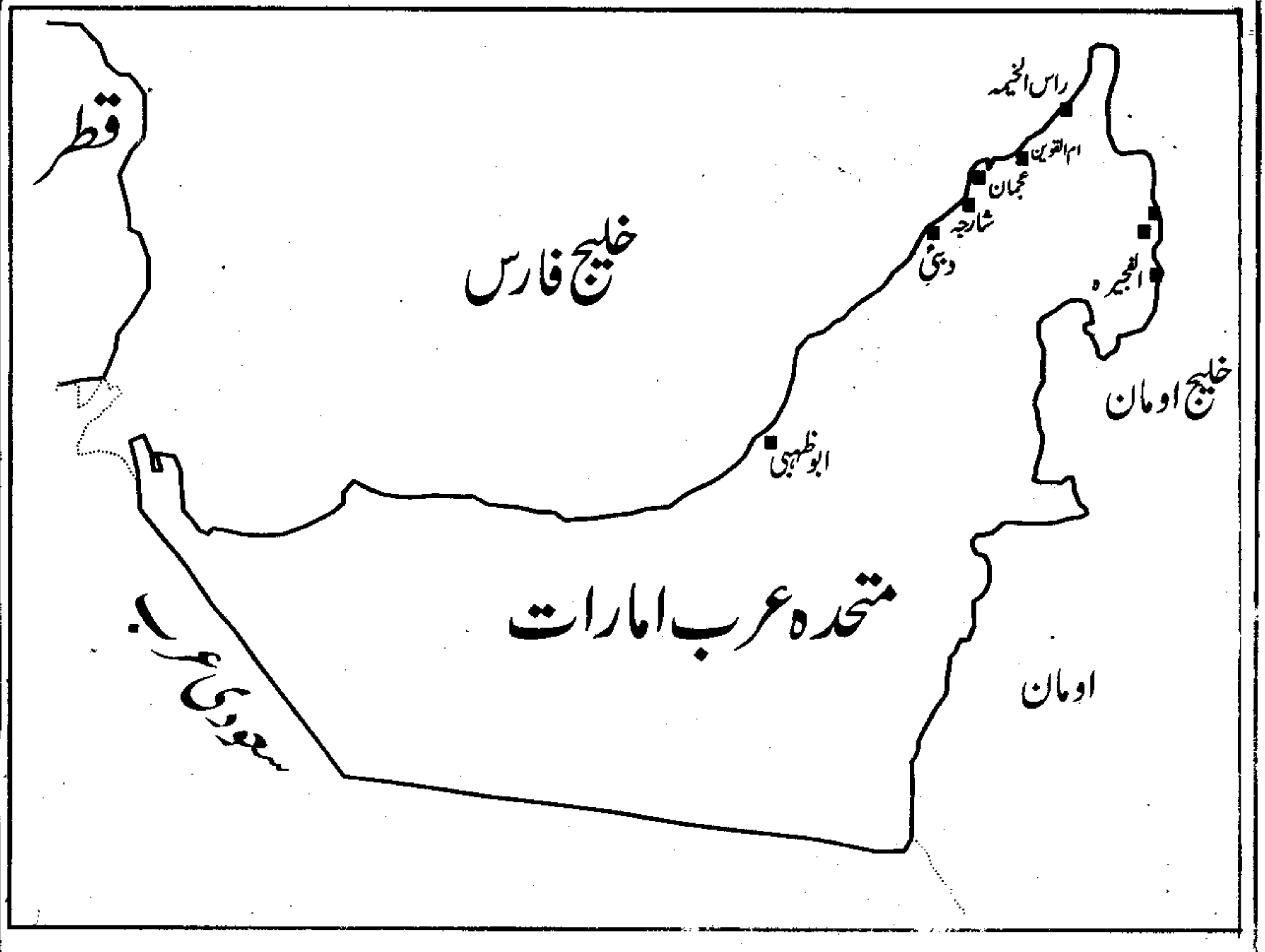

رپورٹ: مظفر احمد درانی صاحب

تنزانیہ کے جزیرہ زنجبار میں جماعت کا جلسہ

تنزانیہ کے دارالحکومت دارالسلام سے ایک سو کلو میٹر دور بحر ہند کے اندر زنجبار نامی ایک جزیرہ ہے جسے مقامی لوگ اوگونجا (Ugunja) کے نام سے بھی یاد کرتے ہیں۔ یہ جزیرہ تقریباً ایک سو پچاس کلومیٹر لمبا اور 40 کلومیٹر چوڑا ہے۔ جس کے بڑے شہر اور بندرگاہ کا نام بھی زنجبار ہے۔ زنجبار کے زیر حکومت ہی ایک اور جزیرہ Pemba بھی ہے۔ اس وقت ان دونوں جزیروں کی آبادی تقریباً ایک ملین ہے۔ Ugunga رقبہ اور آبادی کے لحاظ سے بڑا ہے۔

یہ جزیرے تنزانیہ ملک کے اندر ہوتے ہوئے بھی بعض شرائط کے ساتھ اپنا الگ نظام حکومت چلا رہے ہیں۔ ان جزیروں میں تقریباً سات سو سال قبل آبادی کا آغاز ہوا۔ 1700ء میں عمان سے عرب آئے اور انہوں نے یہاں اپنی حکومت قائم کر لی اور اس علاقے میں غلاموں کی فروخت کی سب سے بڑی منڈی زنجبار شروع ہوئی جس کی عمارتیں آج بھی قائم ہیں۔

ان جزیروں میں عربوں کے اثر سے بھاری اکثریت مسلمان ہے۔ عربوں نے مقامی لڑکیوں سے شادیاں بھی کیں جن سے ایک نئی نسل ''سواحیلی قوم'' کا آغاز ہوا۔ تنزانیہ کی آزادی کے وقت عربوں کو یہ جزیرے سیاسی اور انتظامی لحاظ سے چھوڑنے پڑے۔

زنجبار میں احمدیت کا آغاز

حضرت اقدس مسیح موعود کے بعض رفقاء یہاں آ کر آباد ہوئے۔ جن سے اس جزیرے پر احمدیت کا آغاز ہوا۔ ان رفقاء کے اسماء معلوم نہیں ہیں۔ انہی میں سے ایک ڈاکٹر بھی تھے جنہوں نے یہاں مکان خریدا اور جب ان کی اہلیہ کی وفات ہوئی تو انہیں اسی مکان کے ایک حصہ میں دفن کر دیا گیا۔ اور وہ قبر Kibanda cha Maiti کے نام سے معروف ہوئی اور اسے بہت ہی عزت و احترام حاصل ہوا۔ مقامی لوگ مدفون کی نیک نامی کے باعث وہاں دعائیں کرنے کے لئے حاضر ہوتے تھے۔ چند سال قبل حکومت نے سڑک کی تعمیر و توسیع کے باعث اس قبر کے کمرے کو منہدم کر دیا۔

حضرت مسیح موعود نے اپنے ایک شعر میں زنجبار کا ذکر فرمایا ہے۔ جبکہ حضرت مصلح موعود نے زنجبار کے سلطان کو پیغام احمدیت پہنچانے کا ذکر فرمایا ہے۔

1970ء میں مقامی باشندوں میں احمدیت کا نفوذ شروع ہوا۔ جن کی تعداد اس وقت 60 کے قریب ہے۔ ان لوگوں کو ٹانگانیکا کے احمدیوں کے ذریعہ پیغام حق پہنچا۔ اب دن بدن مگر آہستہ آہستہ یہاں جماعت کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے۔ اس وقت یہاں باقاعدہ نظام جماعت قائم ہے۔ ایک احمدی کے گھر میں نمازیں اور دیگر جماعتی پروگرام ہوتے ہیں۔ چندہ باقاعدگی سے ادا کرتے ہیں اور بفضلہ تعالیٰ ایک فعال جماعت موجود ہے۔

پہلا پبلک جلسہ

اس جزیرہ میں کسی بھی دینی تنظیم کی رجسٹریشن یا پبلک پروگرام کے لئے مقامی مسلم کونسل سے اجازت لینی ہوتی ہے۔ اسی وجہ سے آج تک جماعت کی رجسٹریشن یہاں نہیں ہو سکی اور نہ ہی جماعت کو پبلک جلسے اور دعوت الی اللہ کی اجازت ہے۔ اگرچہ ملک تنزانیہ میں جماعت کی رجسٹریشن 1934ء سے ہو چکی ہے۔ اس بار اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا کہ ہماری درخواست پر زنجبار کے مفتی صاحب نے جماعت کو 26 اکتوبر 2002ء بروز ہفتہ ایک دن کے جلسے کی اجازت مرحمت فرمائی۔ جس کا انتظام شہر کے ایک پارک Karia Koo میں سپیکر لگا کر کیا گیا۔

احباب جماعت نے اسے ایک تاریخی موقعہ قرار دیا اور دارالسلام سے مرکزی مجلس عاملہ کے بعض ممبران سمیت 30 افراد نے اس پروگرام میں شرکت فرمائی۔ 30 کے قریب ہی مقامی احمدیوں نے اپنا پروگرام کامیاب بنانے میں اہم کردار ادا کیا۔ ایک سو مدعو مہمان حاضر ہوئے۔ اس طرح کل حاضری 160 رہی۔ جبکہ سپیکرز کی آواز کے ذریعہ بہت سے لوگوں تک پیغام پہنچا۔

مکرم علی موسیٰ صاحب نیشنل سیکرٹری دعوت الی اللہ نے صدارت کی۔ تقاریر کے علاوہ مجلس سوال و جواب بھی منعقد ہوئی جس میں عوام کے علاوہ مدرسوں کے اساتذہ اور طلباء نے بھی سوالات پوچھے۔ غروب آفتاب تک یہ مجلس دلچسپی سے جاری رہی۔ جلسہ گاہ میں ہی نماز مغرب و عشاء ادا کی گئیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے سب احمدی اس سے خوش تھے کہ احمدیت کو کھلی دعوت الی اللہ کی اجازت ملی ہے۔ مہمان دوستوں نے بھرپور اصرار کیا کہ ایسے پروگرام آئندہ بھی ہوں۔ پارک کے دروازوں کے باہر لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔ اس جلسہ کے انعقاد پر امن و امان سے متعلق بہت خدشات تھے مگر اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور بڑے سلیقے اور سکون سے جلسہ ہوا۔

اللہ تعالیٰ اس جلسہ کو زنجبار میں احمدیت کی فتوحات کا کھلا دروازہ بنا دے اور وہاں کثرت سے پروگرام ہو سکیں اور وہاں کے باشندے حقیقی دین کے نور سے منور ہوں۔

(الفضل انٹرنیشنل 21 فروری 2003ء)

ڈاکٹر مبین الحق خان صاحب

ڈپریشن یا افسردگی کا تعارف اور اقسام

یہ خطرناک بیماری ہے جس کا علاج موجود ہے

خدا تعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات بنا کر اس دنیا میں بھیجا۔ اور انسان کو اپنی بے شمار نعمتوں سے مالا مال کیا اور زندگی گزارنے کے لئے انسان کے لئے ان میں دلچسپی رکھ دی۔ ان نعماء میں عدم دلچسپی طبی اصطلاح میں ڈپریشن یا افسردگی کہلاتی ہے۔

آج کل کے سائنسی دور میں جہاں سائنس نے انسان کو انواع و اقسام کی آسائشیں مہیا کی ہیں۔ وہاں انسان کو پریشانیوں میں بھی مبتلا کر دیا ہے۔ اور ایک قسم کی دوڑ جاری ہے۔

چونکہ ان آسائشوں کا حصول ہر انسان کے بس کی بات نہیں۔ اور اگر کوئی شخص ان کے حصول کے لئے کوشش کرتا ہے۔ اور اس میں ناکام ہو جاتا ہے۔ تو یہ بات بھی ڈپریشن کا باعث بنتی ہے۔

سائنسی تحقیق سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے۔ کہ انسان کے دماغ میں ایک کیمیائی مرکب ہوتا ہے۔ جس کی کمی سے یہ بیماری پیدا ہو جاتی ہے۔

ڈپریشن کی دو قسمیں ہیں۔

ردعمل کے نتیجہ میں اور اندرونی

ردعمل ڈپریشن سے مراد وہ ڈپریشن ہوتا ہے جو کسی واقعہ کے ردعمل کی وجہ سے ظہور پذیر ہو۔ مثلاً اگر کسی شخص کا کوئی قریبی عزیز وفات پا جائے یا اس کا مالی نقصان ہو جائے تو ردعمل کے طور پر یہ شخص ڈپریشن کا شکار ہو جاتا ہے۔

اندرونی ڈپریشن سے مراد وہ ڈپریشن ہے جو دماغ میں کسی بھی تبدیلی کی وجہ سے وقوع پذیر ہوتا ہے۔ جس کا باہر کے ردعمل سے تعلق نہیں ہوتا۔ یہ قسم عموماً عمر رسیدہ افراد میں پائی جاتی ہے۔

ڈپریشن جس کو عام طور پر معمولی بیماری سمجھا جاتا ہے۔ یہ خطرناک نتائج پر بھی منتج ہو سکتی ہے۔ ڈپریشن کے مریض میں مندرجہ ذیل علامات پائی جاتی ہیں۔ جو تشخیص میں مددگار ثابت ہو سکتی ہیں۔

شروع شروع میں مریض افسردہ رہنے لگتا ہے۔ کھانے پینے۔ کھیل کود۔ کام کاج اور اپنے اردگرد کے ماحول میں دلچسپی ختم ہو جاتی ہے۔ بھوک ختم ہو جاتی ہے۔ یا بہت زیادہ ہو جاتی ہے۔ نیند نہ آنے کی وجہ سے بے خوابی اور بے چینی کا شکار ہو جاتا ہے۔ جسم ہر وقت تھکا تھکا رہتا ہے۔ وزن میں کمی آنی شروع ہو جاتی ہے۔ فیصلہ کرنے کی صلاحیت مفقود ہو جاتی ہے۔ طبیعت میں غصہ اور چڑچڑاپن آ جاتا ہے۔ سر اور جسم میں درد رہتا ہے۔ قبض اور بدہضمی کی شکایت عام ہوتی ہے۔ اگر اس مرض کا علاج نہ کیا جائے تو انسان زندگی سے بیزار ہو کر خودکشی کرنے کی کوشش شروع کر دیتا ہے۔

علاج

ڈپریشن کا علاج آسان تر مگر توجہ طلب ہوتا ہے۔ جیسا کہ اوپر بیان کیا جا چکا ہے کہ آج کل کے مادی دور میں بے اطمینانی اور قناعت کا فقدان اس بیماری کا باعث ہے۔ مقولہ ہے کہ پرہیز علاج سے بہتر ہے۔ چنانچہ پرہیز ہی ہے جو اس بیماری سے انسان کو بچا سکتا ہے۔ قرآن کریم نے انسان کو اس ترقی یافتہ دور میں جہاں نفسا نفسی کا عالم ہے اس بیماری سے بچنے کے لئے بہترین نسخہ عطا فرمایا ہے۔ فرمایا اللہ تعالیٰ کا ذکر ہی اطمینان قلب عطا کرتا ہے۔ اور حقیقت بھی یہی ہے کہ قناعت وہ زینہ ہے جو انسان کو خوشحالی تک پہنچاتا ہے۔

جہاں تک مریض کے علاج کا تعلق ہے اس

باقی صفحہ 7 پر

بقیہ صفحہ 5

ے لئے گورنمنٹ ٹرانسپورٹ 24 گھنٹے دستیاب رہتی ہے۔ متحدہ عرب امارات میں جو خوبی نمایاں نظر آتی ہے۔ وہ ڈسپلن اور قانون کی حکمرانی ہے۔ یہاں جلسے، جلوس نکالنا لڑائی جھگڑا وغیرہ سب ممنوع ہے۔ جھگڑا ہونے کی صورت میں پولیس فریقین کو فوراً جیل میں بند کر دیتی ہے۔ صلح ہونے پر چھوڑ دیتے ہیں۔

امارات کے ساتھ سمندر بھی ہے۔ ساحل سمندر پر مقامی پکنک منانے والوں اور سیاحوں کا رش ہوتا ہے۔ یہاں پر تمام ریاستوں میں میونسپلٹی کا نظام قائم ہے! ہر ریاست کی الگ الگ بلدیہ ہے۔ 24 گھنٹے سڑکوں، ہسپتالوں، پارکوں، بازاروں اور دوسرے پبلک مقامات پر بلدیہ کے کارکن صفائی کرتے نظر آتے ہیں۔ یہاں کے سرسبز و شاداب اور صاف ستھرے شہر کے نظارے۔ بلدیہ کے کارکنوں کی محنت کی عکاسی کرتے ہیں۔ بلدیہ کے کارکن ہر وقت ماحول کو خوبصورت اور صاف ستھرا رکھنے کے لئے مستعد نظر آتے ہیں۔ بلدیہ کے آفیسر مختلف اوقات میں کارکنوں کی نگرانی اور کارکردگی کو چیک کرنے کے لئے پورے شہر کا چکر لگاتے ہیں۔ ملک کی خوبصورتی میں بلدیہ ایک کلیدی کردار ادا کر رہی ہے۔ جس نے ملک کی خوبصورتی اور دلکشی کو چار چاند لگا دیئے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ یہ ملک دنیا بھر کے سیاحوں کی دلچسپی کا مرکز بھی ہے۔ متحدہ عرب امارات اتحاد کی برکت کی وجہ سے دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی کر رہا ہے۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات امیر/صدر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

مکرم معراج احمد ابڑو صاحب مربی سلسلہ ٹانڈھی ضلع نواب شاہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 6 مئی 2003ء بروز منگل دو بیٹوں کے بعد بیٹی سے نوازا ہے بچی کا نام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے ازراہ شفقت عروج مقدس ابڑو عطا فرمایا تھا۔ نومولودہ مکرم ماسٹر منظور احمد ابڑو صاحب آف کھنڈو کی پوتی اور مکرم ماسٹر انور حسین ابڑو صاحب شہید کی نواسی ہے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو نیک صالحہ باعمر اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔

درخواست دعا

مکرم عزیز احمد صاحب مینیجر خالد وتشحیذ الاذہان کے سسر مکرم چوہدری محمد یونس صاحب کے دل کا بائی پاس آپریشن 23 مئی کو لاہور میں متوقع ہے۔ آپریشن کی کامیابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم کامران زاہد احمد صاحب مربی سلسلہ لکھتے ہیں کہ میری بھانجی مکرمہ قانتہ فریحہ صاحبہ بنت مکرم منور احمد صاحب دارالعلوم غربی صادق ایک ماہ سے گلے کی انفیکشن اور بخار میں مبتلا ہے۔ اللہ تعالیٰ بچی کو شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔

مکرم منصور احمد پال صاحب دارالنصر شرقی کی والدہ مکرمہ حمیدہ بیگم صاحبہ زوجہ مکرم گلزار احمد پال صاحب مرحوم شدید بیماری کی وجہ سے لاہور کے ایک ہسپتال میں داخل ہیں۔ اللہ تعالیٰ شفایابی عطا فرمائے۔

مکرم ناصر احمد صاحب رکشہ باڈی میکر ربوہ کے والد مکرم نیاز احمد صاحب کافی عرصہ سے بوجہ ٹی بی سخت بیمار ہیں اور اس وقت گلاب دیوی ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں کامل شفایابی سے نوازے۔

مکرم ممتاز حیدر صاحب آف سوہاوہ حال گوجر خان اپنی مشکلات دور ہونے کیلئے احباب جماعت سے درخواست دعا کرتے ہیں۔

مکرم چوہدری عبدالستار صاحب دارالفتوح ربوہ کی صحت علیل ہے نیز ان کی بیوی کے بائیں حصہ پر فالج کا حملہ ہوا ہے فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ دونوں کی کامل صحت یابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم حکیم محمد سلیم صاحب جڑانوالہ دل کی تکلیف کی وجہ سے الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں زیر علاج ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے کامل شفائے عطا فرمائے۔ آمین

نکاح

مکرمہ منورہ جبیں صاحبہ بنت مکرم چوہدری محمد انور چیمہ صاحب کارکن طاہر ہومیو پیتھک کلینک ساکن رحمان کالونی ربوہ کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرم وسیم احمد بسراء صاحب ولد مکرم چوہدری رشید احمد بسراء صاحب تلونڈی بھنڈراں ضلع ناروال بعوض (Rs35000) پینتیس ہزار روپے حق مہر مکرم مولانا منیر الدین احمد صاحب انچارج شعبہ رشتہ ناطہ نے مورخہ 30۔ اپریل 2003ء بعد نماز عصر بیت المبارک ربوہ میں کیا۔ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے آمین۔

ولادت

مکرم محمد یوسف باجوہ صاحب دارالرحمت شرقی الف لکھتے ہیں کہ خاکسار کے بڑے بیٹے مکرم عطاء الوحید کاشف صاحب حال مقیم لندن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 25۔ اپریل 2003ء کو دوسری بیٹی سے نوازا ہے۔ بچی کا نام مسکان کاشف تجویز ہوا ہے نومولودہ مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب نمبردار قلعہ کالر والا ضلع سیالکوٹ کی نواسی ہے۔ احباب جماعت سے بچی کے نیک صالحہ خادمہ دین اور والدین کیلئے قرۃ العین ہونے کی درخواست دعا ہے۔

رضاکار اساتذہ کی ضرورت

جماعتی ہدایات کے مطابق لوکل انجمن احمدیہ کی زیر نگرانی واقفین نو کو مختلف غیر ملکی زبانیں سکھانے کیلئے بیت نصرت دارالرحمت وسطی میں لینگویج انسٹی ٹیوٹ واقفین نو گزشتہ چار سال سے قائم ہے۔ جس میں اس وقت پانچ زبانوں یعنی جرمن، سپینش، عربی فرانسیسی اور چینی کلاسز ہوتی ہیں۔ جو ہفتہ میں تین دن (ہفتہ تا سوموار) بعد نماز عصر ایک گھنٹہ کی کلاسز ہوتی ہیں۔ ادارہ کو ایسے مخلصین رضاکار خواتین/مرد اساتذہ کی ضرورت ہے۔ جو ہفتہ میں تین دن مندرجہ بالا زبانوں میں سے کسی ایک کی تدریس کر سکیں۔ ایسے مخلصین دفتر صدر عمومی یا ہفتہ تا سوموار بعد نماز عصر بیت نصرت دارالرحمت وسطی تشریف لا کر انچارج لینگویج انسٹیٹیوٹ سے رابطہ کریں۔

(صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

نور آئی ڈونرز ایسوسی ایشن سے تعاون فرمائیں۔ (شکریہ)

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

جمعہ 23 مئی 2003ء

12-00 a.m	عربی سروس
12-30 a.m	چلڈرنز پروگرام
1-45 a.m	مجلس سوال وجواب
3-00 a.m	ایم ٹی اے لائف اسٹائل
3-35 a.m	ترجمۃ القرآن کلاس
4-30 a.m	کمپیوٹر سب کے لئے
5-00 a.m	تلاوت قرآن کریم' درس حدیث' عالمی خبریں
6-05 a.m	ترتیل القرآن
6-25 a.m	لقاء مع العرب
7-15 a.m	اردو تقریر
7-35 a.m	بیڈمنٹن ڈبل فائنل
8-25 a.m	اٹلی کی سیر اور تعارف
9-25 a.m	سیرت صحابہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت اسامہ بن زیدؓ
10-00 a.m	مجلس سوال وجواب
11-10 a.m	تلاوت قرآن کریم' عالمی خبریں
11-40 a.m	لقاء مع العرب
12-45 p.m	سیرت خاتم النبیین ﷺ
1-15 p.m	درس حدیث
1-30 p.m	مجلس سوال وجواب
2-20 p.m	تعارفی پروگرام
3-10 p.m	انڈونیشین سروس
4-10 p.m	سیرت صحابہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم
5-00 p.m	خطبہ جمعہ (براہ راست)
6-00 p.m	تلاوت قرآن کریم' درس ملفوظات' عالمی خبریں
7-00 p.m	مجلس سوال وجواب
8-05 p.m	خطبہ جمعہ
9-05 p.m	فرانسیسی سروس
10-05 p.m	جرمن سروس
11-10 p.m	لقاء مع العرب

ہفتہ 24 مئی 2003ء

12-15 a.m	عربی سروس
1-15 a.m	ترتیل القرآن
1-35 a.m	مجلس سوال وجواب
2-30 a.m	خطبہ جمعہ
3-30 a.m	تعارف
3-50 a.m	مجلس سوال وجواب
5-05 a.m	تلاوت قرآن کریم' درس حدیث' عالمی خبریں
6-05 a.m	لقاء مع العرب
7-05 a.m	یسرنا القرآن
7-30 a.m	گفتگو: اتفاق واتحاد
8-30 a.m	مجلس سوال وجواب
9-10 a.m	کوئز
10-00 a.m	خطبہ جمعہ
11-05 a.m	تلاوت قرآن کریم' عالمی خبریں
11-30 a.m	لقاء مع العرب
12-35 p.m	فرانسیسی سروس
1-20 p.m	ترجمۃ القرآن کلاس
2-20 p.m	تعارفی پروگرام
3-00 p.m	انڈونیشین سروس
4-00 p.m	گفتگو
4-20 p.m	کوئز
5-00 p.m	تلاوت قرآن کریم' درس حدیث' عالمی خبریں
5-55 p.m	مجلس سوال وجواب
6-55 p.m	چلڈرنز کلاس
8-00 p.m	فرانسیسی سروس
9-00 p.m	جرمن سروس
10-05 p.m	لقاء مع العرب
11-00 p.m	عربی سروس

بقیہ صفحہ 1

جلسہ سالانہ قادیان میں شمولیت کی توفیق ملی۔ مرحوم خدا تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ آپ نے اپنے پیچھے اہلیہ کے علاوہ دو بیٹے اور دو بیٹیاں سوگوار چھوڑی ہیں۔ بڑا بیٹا 14 سال کا ہے۔ باقی بچے چھوٹے ہیں۔ وفات کے روز ہی ان کی تدفین الارو (Ilaro) نائیجیریا میں عمل میں آئی۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت فرمائے آپ کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین

(وکالت تبشیر ربوہ)

بقیہ صفحہ 6

مرض کی بہت موثر ادویہ موجود ہیں۔ اگر ان کو ماہر ڈاکٹر کی نگرانی میں چند ماہ تک استعمال کیا جائے تو اس مرض سے خدا کے فضل سے چھٹکارا حاصل ہوسکتا ہے۔

بعض اوقات ادویہ موثر نہیں ہوتیں۔ ایسی صورت میں مریض کا علاج بجلی کے جھٹکوں یعنی E.C.T سے کیا جاتا ہے۔ اس طریقہ میں مریض کو بے ہوش کر کے معمولی طاقت کی برقی رو اس کے دماغ سے گزاری جاتی ہے۔ جس سے مریض صحت یاب ہو جاتا ہے۔

خبریں

ربوہ میں طلوع وغروب

بدھ	21-مئی	زوال آفتاب	12-05
بدھ	21-مئی	غروب آفتاب	7-04
جمعرات	22-مئی	طلوع فجر	3-30
جمعرات	22-مئی	طلوع آفتاب	5-05

اپوزیشن جماعتوں نے الگ الگ تجاویز

دے دیں ایل ایف او کے متنازع نکات پر حکومت اور اپوزیشن کی پارلیمانی آئینی کمیٹی نے اپنی سفارشات مرتب کر لی ہیں اور انہیں سپیکر قومی اسمبلی کے حوالے کر دیا ہے۔ یہ سفارشات 23 مئی کو وزیر اعظم جمالی کو پیش کرینگے۔ مذاکرات میں اپوزیشن کی طرف سے تین جماعتوں مجلس عمل، پاکستان پیپلز پارٹی پارلیمینٹیرینز اور پاکستان مسلم لیگ (ن) نے حصہ لیا ان پارٹیوں نے الگ الگ سفارشات اور تجاویز تیار کی ہیں۔ مذاکراتی کمیٹی متفقہ سفارشات طے کرنے میں ناکام ہوگئی۔ اجلاس میں مشترکہ طور پر اس عزم کا اعادہ کیا کہ جمہوریت اور جمہوری اداروں کو مستحکم بنانے اور پارلیمنٹ کی بالادستی کیلئے تمام جماعتوں کے ارکان مل جل کر کام کرینگے۔

صدر مشرف نے مسائل حل کرنے کیلئے

نئی قومی سوچ دی وزیر اعلیٰ پنجاب نے کہا ہے کہ صدر مشرف نے اپنے تین سالہ دور اقتدار میں پاکستان کو نہ صرف اقتصادی استحکام اور خوشحالی دی بلکہ مسائل حل کرنے کیلئے نئی قومی سوچ دی۔ وفاقی اور صوبائی حکومتیں ان کی پالیسیوں کو جاری رکھے ہوئے ہیں۔ انہوں نے کہا پنجاب حکومت نے زراعت، صحت، اور تعلیم کے شعبوں میں انقلابی اقدامات اٹھائے ہیں۔ محکمہ پولیس کی تشکیل نو مکمل ہو چکی ہے۔ وہ سعودی عرب کے دورہ کے موقعہ پر ایک استقبالیہ سے خطاب کررہے تھے۔

ملکی ترقی اور خوشحالی کیلئے ہمیں سوچ کو

بدلنا ہوگا وفاقی وزیر خزانہ واقتصادی امور شوکت عزیز نے کہا ہے کہ ملکی ترقی اور خوشحالی کے لئے ہمیں سوچ کے انداز کو بدلنا ہوگا اور اپنے اختلافات کو بھول کر پاکستان اور صرف پاکستان کیلئے سوچنا ہوگا۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے پری بجٹ سیمینار 2003 میں کیا۔ انہوں نے کہا نئے بجٹ کی بنیاد مجموعی قومی ترقی میں اضافہ اور اقتصادی ترقی میں تیزی ہو گی۔ ملکی دفاع کیلئے جتنے بھی وسائل فراہم کرنے پڑے کریں گے۔

مسئلہ کشمیر عوامی امنگوں کے مطابق حل

ہونا چاہئے پاکستان نے کہا ہے کہ مسئلہ کشمیر پرامن ذرائع اور کشمیری عوام کی امنگوں کے مطابق حل کیا جائے گا۔ جہاں تک اس بارے میں کشمیریوں کی خواہشات کو جانچنے کا تعلق ہے تو پاک بھارت مذاکرات کے دوران اس کے طریقہ کار پر بھی بات ہو سکتی ہے۔ دفتر خارجہ کے ترجمان عزیز احمد خان نے ہفتہ وار پریس بریفنگ کے دوران یہ بات کہی۔

ضلعی حکومتوں کا نظام ختم نہیں ہوگا وزیر اعظم

ظفر اللہ جمالی نے صوبہ بلوچستان میں امن وامان کی صورتحال پر تشویش ظاہر کی ہے۔ اسے غیر تسلی بخش قرار دیا اور صوبے میں ترقیاتی منصوبوں پر عملدرآمد تیز کرنے کی ہدایت کی ہے۔ انہوں نے کہا صوبے میں تیز رفتار ترقی کیلئے ترقیاتی منصوبوں کو جلد از جلد مکمل کیا جانا چاہئے۔ تاکہ عوام اس کے ثمرات سے مستفید ہوں۔ انہوں نے کہا ضلعی حکومتوں کا نظام ختم نہیں کیا جائے گا۔ نیا نظام ہونے کی وجہ سے کچھ مشکلات ہیں لیکن تمام معاملات کو افہام وتفہیم سے چلایا جائے۔

یاسر عرفات کی بے دخلی کا فیصلہ

فلسطینی اور اسرائیلی کابینہ نے فلسطینی صدر یاسر عرفات کو علاقے سے بے دخل کرنے کا فیصلہ کیا اور اس کے لئے مناسب وقت کا انتظار کیا جا رہا ہے۔ فلسطینی وزیر خارجہ نے کہا ہے کہ صدر یاسر عرفات کی زندگی کو شدید خطرہ ہے۔ اسرائیلی وزیر اعظم کے دفتر سے جاری ہونے والے بیان میں کہا گیا ہے کہ یاسر عرفات سے مکمل بائیکاٹ کیا جائے گا۔ ابو مازن دہشت گرد گروپوں کے خلاف کارروائی کرنا چاہتے ہیں لیکن صدر یاسر عرفات رکاوٹ بنے ہوئے ہیں۔ خودکش حملوں کے باوجود امن مذاکرات جاری رہیں گے۔ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کوفی عنان نے کہا ہے اسرائیل اور فلسطین قیام امن کیلئے کوششیں جاری رکھیں اور روڈ میپ پر عملدرآمد کریں۔ خودکش حملوں سے علاقے میں کشیدگی بڑھے گی۔ اردنی وزیر اعظم نے فلسطینی وزیر خارجہ سے ملاقات کے دوران کہا کہ اسرائیل مقبوضہ فلسطینی علاقوں سے واپسی سمیت تمام وعدے پورے کرے۔

دہشت گردی کے خلاف 5 ممالک کا اتحاد

پانچ مغربی یورپی ممالک سپین، فرانس، جرمنی برطانیہ اور اٹلی کے وزراء خارجہ نے دہشت گردی سے نمٹنے کیلئے ماہرین پر مشتمل پینل قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ پینل میں تمام ممالک کا ایک ایک ماہر شامل ہوگا جو دہشت گردی سے نمٹنے کیلئے حکمت عملی تیار کرے گا۔ ان پانچ ممالک کے وزراء خارجہ جائزہ لیتے رہیں گے۔ اٹلی کے وزیر داخلہ نے صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ مسلم دہشت گرد ہمارے ملکوں میں بڑی کارروائی کر سکتے ہیں۔ مختلف یورپی ملکوں میں یہ دہشت گرد گروپ خوابیدہ ہیں جو کسی وقت بھی جاگ سکتے ہیں۔

کانگو میں دو مبصر قتل

کانگو میں نامعلوم افراد نے اقوام متحدہ کے دو مبصرین کو اغوا کرنے کے بعد قتل کر دیا ہے۔ ان کا تعلق اردن اور نائیجیریا سے تھا۔ ان کی لاشیں مل گئی ہیں۔

دہشت گردی کے واقعات بڑھیں گے

ملائیشیا کے وزیر اعظم مہاتیر محمد نے کہا ہے کہ اسرائیل نے مظالم جاری رکھے تو دہشت گردی کے واقعات بڑھیں گے۔ دہشت گردی کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ اگر ایک امریکی ہلاک ہوتا ہے تو اس کے بدلے 10 مسلمان ہلاک کئے جاتے ہیں۔

مزید دو خودکش حملے

فلسطینیوں کے دو نئے خودکش حملوں میں دونوں فدائی حملہ آور جاں بحق 4 اسرائیلی ہلاک جبکہ 17۔افراد زخمی ہو گئے۔ صیہونی فوج نے متعدد فلسطینی گھر مسمار اور مسجد شہید کر دی۔ ایک فلسطینی نوجوان جاں بحق ہوگیا۔

صدر بش کے ترجمان مستعفی

امریکی صدر جارج بش کے ترجمان ایری فلیشر نے اپنے عہدے سے استعفیٰ دے دیا ہے۔

بغداد میں امریکہ کے خلاف مظاہرہ

بغداد میں ہزاروں شیعہ افراد نے امریکہ کے خلاف زبردست مظاہرہ کیا۔ امریکی فوج نے صدام حسین کے برادر نسبتی لوائے خیر اللہ کو گرفتار کر لیا ہے۔ شیعہ مظاہرین نے مطالبہ کیا ہے ہمیں مرضی کی حکومت بنانے دی جائے۔

باغیوں کے خلاف اپریشن

انڈونیشین حکومت اور آچے باغیوں میں خودمختاری کے مسئلہ پر مذاکرات میں ناکامی کے بعد باغیوں کے خلاف فوج نے آپریشن شروع کر دیا ہے۔ انڈونیشین صدر میگاوتی سوئیکارنو پتری نے کہا کہ جو لوگ انڈونیشیا سے آزادی چاہتے ہیں وہ ملک سے نکل جائیں۔ علیحدگی پسندوں نے اعلان کیا ہے کہ گوریلا جنگ لڑیں گے۔

سارس سے نئی ہلاکتیں

خطرناک بیماری سارس سے مزید 13۔افراد ہلاک اور 17 نئے مریض سامنے آئے ہیں۔ چین میں سارس سے مرنے والوں کی تعداد 289 ہوگئی ہے جبکہ 5236۔افراد اس مہلک مرض میں مبتلا ہیں۔ ہانگ کانگ میں 4 ہلاکتیں ہوئیں اور مرنے والوں کی کل تعداد 251 ہوگئی ہے۔ ہانگ کانگ میں 3 لاکھ 80 ہزار سکول کے بچوں کو دوبارہ سکول جانے کی اجازت دے دی گئی ہے۔ تائیوان میں 4 نئی ہلاکتیں ہوئی ہیں۔ تائیوان کے میموریل ہسپتال کے 1248 ارکان نے سارس کے حملے کے خوف سے کام چھوڑ دیا ہے۔ چینی روایتی علاج سے 5۔افراد ٹھیک ہو گئے۔ سارس وائرس کو وبائی زکام تیزی سے پھیلاتا ہے۔

چہرہ کی حفاظت اور نکھار کیلئے
حسن نکھار کریم
تیار کردہ ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:04524-212434 Fax:213966

اقصیٰ فیبرکس
Fix Price
اقصیٰ مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ
پروپرائٹر: محمد احمد طاہر کاہلوں
کراچی کی لون الکرم، لون گل احمد، لون فردوس کلاسیکی لیلن چیئرمین اور دیگر تمام ریشمی اور سوتی کپڑے اعلیٰ کوالٹی ارزاں نرخوں پر حاصل کریں۔

تاج روم کولر
زنگ سے محفوظ، جستی چادر جالی اور کولنگ کی گارنٹی کے ساتھ نہایت معقول قیمت۔
فون نمبر 213765

ادویات کی سپلائی
کرنے والے میڈیکل ریپس / فیلڈ ورکرز / کمیشن ایجنٹس جو پاکستان کے کسی بھی علاقے میں ہومیو پیتھک، یونانی یا ایلو پیتھک ادویات سپلائی کرتے ہوں وہ معقول معاوضہ پر جزوی (پارٹ ٹائم) یا کل وقتی کام کیلئے رابطہ فرمائیں۔
فون: 214576-213156

قائم شدہ 1952
خداتعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز ربوہ
★ ریلوے روڈ فون- 214750
★ اقصیٰ روڈ فون- 212515
SHARIF JEWELLERS

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 29